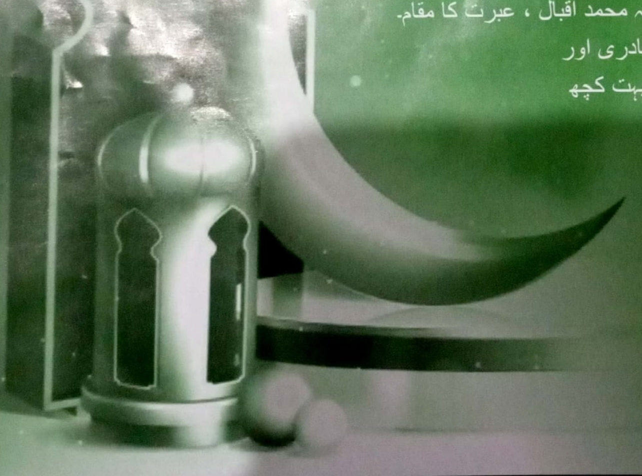
بانی: سید مسعود حسن شہاب دہلویؒ

ماہنامہ الہام بہاول پور

SINCE 1940

اپریل 2022

اس شمارے میں



ادب   سیاست   مذہب

مذہب، سیاست اور ادب کا مرقع

ماہنامہ
الہام
بہاول پور

بانی۔ سید مسعود حسن شہاب دہلویؒ

کیوں نہیں آگاہ تو اب تک نئے پیغام سے
لے دماغ و دل میں تازہ روح پھونک الہام سے

جلد ۸۱ | اپریل ۲۰۲۲ء/رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ | ۴

مالک و مدیر:	پروفیسر ڈاکٹر شاہد حسن رضوی
مدیرہ:	ارم شاہد
نائب مدیران:	سیّد شہیر حسن رضوی سارہ فوزان
مدیر منتظم:	سیّد منعم حسن رضوی

رجسٹرڈ ایم نمبر 261

دفتر اخبار الہام، گلشن شہاب، ۳۳سی ماڈل ٹاون اے'' بہاولپور

فون: 062-2731934، موبائل نمبر 0300-9684150

monthlyilham@gmail.com www.facebook.com/ilhambahawalpur

کمپوزنگ: محمد صفدر جاوید 0309-0333-6399075

فی پرچہ: ۵۰ روپے زرسالانہ: ۵۵۰ روپے

مندرجات

نمبر شمار	مضامین	مصنف کا نام	صفحہ نمبر

پبلشر شاہد حسن رضوی نے گردیزی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شہاب دہلویؒ اکیڈمی ماڈل ٹاؤن اے، بہاول پور سے شائع کیا۔

فضائل ومسائل رمضان

حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن (مجید) اُتارا گیا۔ جولوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے (رمضان) کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ (تعالیٰ) کی بڑائی بیان کرو۔ اس پر کہ اس نے ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔''

(سورۃ: البقرہ، رکوع: ۲۳، پارہ: ۲)

تشریح: روزہ انسان کا محسن اکبر و مربی اعظم ہے۔ یہ نفس کی اس قدر گوشمالی و سرکوبی کرتا ہے کہ اس سے اخلاق مہذب و مؤدب اور سفلی و حیوانی جذبات ناپید ہو جاتے ہیں۔ قوت بہیمہ و شہوانیہ کی تخریب کے ساتھ ملکوتی و قدسی صفات کی تعمیر کرتا ہے۔ عادات و خصائل میں اتنی ہمت و وسعت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی دریدہ دہن طعن و تشنیع اور سب و شتم کا مورد بنائے تو صائم اسی پر اکتفا کرتا ہے کہ برادر میں روزہ سے ہوں (حدیث)۔ اس سنجیدہ و شائستہ جواب سے فقط فتنوں کا باب ہی مسدود نہیں ہوتا بلکہ صائم کی زبان بدگوئی و فحش گوئی میں بھی ملوث نہیں ہوتی۔ کیا کوئی نظام ہے جو فطرت میں اتنا عظیم الشان انقلاب پیدا کردے اور اخلاق کو اس درجہ مہذب بنادے کہ فحش کلامی کا جواب بھی شیریں کلامی سے دیا جائے۔ صائم کی حیوانی و شہوانی قوت اس قدر مغلوب و محکوم ہو جاتی ہے کہ اسے محدود و معلق مقام میں جو چشم غماض کی فتنہ انگیزی سے بھی محفوظ ہو کسی قتالہ عالم دوشیزہ کا حسن جہاں افروز مسحور نہیں کرسکتا۔ اس کی دلکش و رنگین اداؤں کا نازک قلب کو گھائل و مجروح نہیں کرتا غرضیکہ دنیا کی پرفتن فضائیں و سحر کاریاں صائم کے دل کو ہرگز نہیں لبھاتیں بلکہ بجائے صنعت کے منافع پر اس کی نظر رہتی ہے جو ہر انسان کا اصل مقصد زندگی ہے گویا روزہ دار ایک ساکت و صامت مجسمہ ہے۔ جس کی تمام حیوانی قوتیں مسلوب ہو کر روحانی دنیا میں مسجود ملائکہ بن جاتا ہے۔ یہی وہ بلند مقام ہے جہاں صوم کی برکات سے لطف اندوز ہونے والے نقوش قدسیہ جلوہ گر ہیں اور یہی ایسا زور آور حربہ ہے۔ جو فطرت میں عظیم الشان تبدیلیاں پیدا کردیتا ہے۔ ''روزہ نصف صبر ہے'' فطرت انسانی میں صبر و تحمل ایسے اعلیٰ جوہر ہیں جو رحمتوں و کشادگیوں کے باب وا کرتے ہیں اور ان پر عمل کی مداومت و استقامت فوز صلاح و کامیابی مقاصد حقہ کے لیے یقینی و حتمی ہے۔ صبر کی ناقابل تسخیر و مستحکم تعمیر کے روبرو مصائب کو بھی سرعجز گزنا پڑتا ہے بلکہ وہی مصائب و مشکلات، راحت و سکون سے مبدل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ صوم صائم کے لیے ہر منزل پر سکون و راحت کا داعی ہے اس لیے اس ماہ کو شہر الصبر بھی کہا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر انسانی جذبات کی آندھیاں روکنے، خواہشات کی چنگاریاں دبانے اور آتش غیض و غضب کے ٹھنڈا کرنے کے لیے دامن صبر سے اعتصام کرے تو اس کی زندگی کامیاب ہے اور تمام کامیابیوں سے ہمکنار اور جملہ بشارات کی مصداق ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: ''اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے۔''، ''اللہ تعالیٰ یقیناً صابرین پر شفیق و مہربان ہیں۔''، ''صبر کرنے والوں کا اجر بغیر حساب کتاب ہے۔''

''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے تھے جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔'' (سورۃ: البقرہ، رکوع: ۲۲، پارہ نمبر ۲)

تفسیر: یعنی اللہ تعالیٰ طرف سے جس چیز کی مخالفت کی جائے تم اس چیز سے پرہیز کرنے کے عادی بن جاؤ۔ گنتی کے چند روز کیونکہ سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور رمضان شریف کے زیادہ سے زیادہ تیس دن ہوتے ہیں۔ لہٰذا رمضان شریف کے دنوں کی تعداد سال کے دنوں کے مقابلہ میں چند دن ہی بنتی ہے۔

ترجمہ: ''پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔''

تفسیر: دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر رمضان شریف کے گذشتہ دنوں کی گنتی پوری کردے۔

ترجمہ: ''اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا۔'' (سورۃ البقرہ، رکوع ۲۳، پارہ نمبر ۲)

روزہ کے متعلق احادیث مبارکہ کا ترجمہ:

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''جب رمضان شریف داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

حدیث شریف نمبر ۲:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''بہشت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس دروزے سے سوائے روزہ داروں کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔'' (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''جو شخص رمضان شریف کے روزے رکھے گا اور اس میں ایمان ہو اور طلب ثواب کی خاطر رکھے گا اس نے اس سے پہلے جو گناہ کیے سب بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص رمضان شریف کی رات کو قیام کرے گا بشرطیکہ دل میں ایمان ہو اور طلب ثواب کی خاطر قیام کرے اس کے پہلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص لیلۃ القدر کی رات کو کھڑا ہوگا اور اس میں ایمان بھی ہو اور ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہوا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

حدیث شریف نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے۔ یہاں تک کہ سات سو گنے تک یہ ثواب پہنچ جاتا ہے مگر روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ صرف میرے لیے ہے یعنی بندہ اس کو صرف میری خوشنودی کے لیے رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی خواہشات کو چھوڑتا ہے صرف میری رضا کے لیے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے لیے وہ خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ روزہ ڈھال ہے کہ اس کے سبب سے دنیا میں بندہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بے ہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی بُرا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا۔ ارادہ کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ مجھ کو برا کہنا یا کسی سے لڑنا زیبا نہیں ہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث شریف نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ''جو شخص جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے یعنی روزہ میں پس خدا کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی چھوڑ دے اپنا کھانا پینا۔''

☆☆☆☆☆

قارئین الہام کو رمضان المبارک کی برکتیں مبارک ہوں۔